رمضان المبارک میں صرف قرآن مجید ہی نازل نہیں ہوا

بقلم:

ام غلام غوث رضا

رمضان المبارک عَظِیْمُ الشَّان ہے، اس کی شان و عظمت اور برکت و رِفعَت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ اللہ پاک نے انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے، انسان کو جنّت کا راستہ بتانے کے لئے مختلف زمانوں میں 4 بڑی آسمانی کتابیں نازِل فرمائیں: (1) تَورات (2) زَبُور (3) انجیل اور (4) قرآنِ کریم۔ یہ چاروں کتابیں نازِل کرنے کے لئے اللہ پاک نے جس مہینے کا انتخاب کِیا، وہ ماہِ رمضان ہے۔ مُسْنَدِ امام اَحْمد کی روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے صحیفے رمضان کی **پہلی رات** نازِل ہوئے، تَورات شریف رمضان المبارک کی **7ویں** رات نازِل ہوئی، انجیل شریف رمضان المبارک کی **14ویں** رات نازِل ہوئی (مسندِ اَحْمد، ج: 7، ص: 85، رقم الحدیث 17447) اور مُصَنَّف اِبْنِ اَبی شَیبَہ کی روایت میں ہے: زَبُور شریف رمضان المبارک کی **6 تاریخ** کو نازِل ہوئی۔ (مُصَنفُ اِبْنِ اَبِیْ شیبہ، کتاب: فضائل القران، ج 7، ص: 191، رقم الحدیث: 5) باقِی رہا قرآنِ کریم تو اللہ پاک نے رمضان المبارک کا تَعارُف ہی ان الفاظ سے کروایا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

ترجمہ کنزالایمان: رمضان کا مہینا جس میں قرآن اُترا۔ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ: 185)

تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ {شَهْرُ رَمَضَانَ: رمضان کا مہینہ۔} اس آیت میں ماہِ رمضان کی عظمت و فضیلت کا بیان ہے اور اس کی دو اہم ترین فضیلتیں ہیں، پہلی یہ کہ اس مہینے میں قرآن اترا اور دوسری یہ کہ روزوں کے لئے اس مہینے کا انتخاب ہوا۔ اس مہینے میں قرآن اترنے کے یہ معانی ہیں:

(1) رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت کے بارے میں قرآن پاک نازل ہوا۔

(2) قرآن کریم کے نازل ہونے کی ابتداء رمضان میں ہوئی۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: 185، ج 2 ص 252۔253)

(3) مکمل قرآن کریم رمضان المبارک کی شبِ قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا۔ (خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ 185، ج 1، ص 121)

یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حکمت کے مطابق جتنا جتنا اللہ تعالٰی کو منظور ہوا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام لاتے رہے اور یہ نزول تیئس سال کے عرصہ میں پورا ہوا

نسبت کی برکت :

رمضان وہ واحد مہینہ ہے کہ جس کا نام قرآن پاک میں آیا اور قرآن مجید سے نسبت کی وجہ سے ماہِ رمضان کو عظمت و شرافت ملی ۔اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت کو کسی شرف و عظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ قیامت تک شرف والا ہے۔اسی لئے جس دن اور گھڑی کو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت اور معراج سے نسبت ہے وہ عظمت و شرافت والے ہو گئے، جیسے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی روزِ جمعہ پیدائش پر جمعہ کا دن عظمت والا ہو گیا۔ (مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، ص625، الحدیث: 856)

حضرت یحیٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پیدائش ، وصال اور زندہ اٹھائے جانے کے دن پر قرآن میں سلام فرمایا گیا۔ (مریم: 15) اسی طرح حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا اپنی پیدائش، وصال اور زندہ اٹھائے جانے کے دن پر سلام فرمانا قرآن میں مذکور ہے۔ (مریم: 33)

کتب سماویہ کے متعلق عقیدہ اسلام:

جس طرح قراٰنِ پاک پر ایمان لانا ہر مُکَلَّف (عاقِل، بالغ، مسلمان) پر فَرض ہے اسی طرح اُن کُتُب پر اِیمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے قَبل انبیا عَلَیْہِمُ السَّلام پر نازِل فرمائیں، اَلبَتَّہ اُن کے جو اَحکام ہماری شریعت میں مَنسُوخ ہو گئے اُن پر عمل دُرُست نہیں مگر اِیمان ضروری ہے مثلاً پچھلی شریعتوں میں بیتُ الْمقدس قِبلَہ تھا، اس پر ایمان لانا تو ہمارے لئے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیتُ الْمقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں، (یہ حکم) مَنسُوخ ہو چکا۔ (خزائن العرفان، پ1، بقرہ، تحت الآیۃ: 4)

☆قراٰنِ کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے اَنْبِیَاء پر نازل ہوا اُن سب پر اِجمالًا (مختصراً) ایمان لانا فرضِ عین ہے۔(خزائن العرفان، پ1، بقرہ، تحت الآیۃ: 4)اِس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریقِ وحی بھیجیں بے شک وشبہہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں۔(خزائن العرفان، پ3، بقرہ، تحت الآیۃ: 285)

☆قراٰن شریف پر مختصراً یوں ایمان رکھنا فرض ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برحق ہے۔ جبکہ قراٰن کا تفصیلاً علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے۔ (ملخص از صراط الجنان، ج1، ص68)

☆ اللہ تعالیٰ نے بعض نبیوں پر صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، جن کی تعداد۔ تقریباً 104 ہے۔(فیضانِ سنت، ج1، ص4)

تجھ پہ صَدَقے جاؤں رمضاں! تُو عظیمُ الشّان ہے

تجھ میں نازِل حق تَعالیٰ نے کیا قرآن ہے

بقلم:

ام غلام غوث رضا

بتاریخ :

15فروری 2026 بمطابق 26 شعبان المعظم 1447 بروز اتوار